رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہی اک دل کی غذا دی

جو محبوب میرا
ہی گا کہ اک عالم کو پھیرا
فبشرناہ بغلام اسمہ احمد اخری الاعادی

ایڈیٹر
پروپرائیٹر
خاکسار
قاسم علی

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلا ہفتہ وار اخبار جوہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۱۷ء | نمبر ۸

سلسلہ کی خبریں

ایوان خلافت حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اب بفضل خدا تعالےٰ اچھی ہے۔ درد سر اور اس کے ساتھ کسی قدر حرارت کی شکایت رہی جو خدا کے رحم و کرم سے روبصحت ہے اللہ تعالیٰ حضور پرنور کو صحت بخشے آمین

خاندان رسالت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا معہ دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمٰن و جمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین خیریت سے ہیں۔

خلافت اولیٰ کے سب ممبر بخیر و عافیت ہیں

مولوی سید محمد سرور شاہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بغرض تبلیغ صوبہ سرحدی کی طرف بحکم حضرت امیر المومنین تشریف لے گئے ضمناً مہمات کامیاب بخیر و عافیت واپس لائے آمین

نواب صاحب قبلہ کی طبیعت کچھ علیل رہی ہے اب خدا کے فضل سے نسبتاً آرام ہے احباب اس خادم سلسلہ وجود کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

ریپورٹ دفتر محاسب گذشتہ سال کی آمد بیکم لغایت ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء ۳۹۵۴-۷-۰ تھی اور امسال یکم تا ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء کی آمد ۵۹۱۳-۴-۹ ہوئی

اور گذشتہ سال ایام جلسہ ۲۳ر تا ۳۱ر دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء کی آمد ۴۸۵۶-۵-۸ تھی

امسال ایام جلسہ ۲۳ر تا ۳۱ر دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء کی آمد ۷۲۲۹-۰-۱۰ ہوئی

یہ آمد نی سال گذشتہ سے جو کہ ماہ دسمبر میں ہوئی ۴۳۲۱-۸-۱۱ زیادہ ہے

اور صرف ایام جلسہ کی امسالہ آمدنی گذشتہ سال سے ۲۳۷۳-۵-۲ زیادہ ہے

گویا ۱۵ سنہ ع کے جلسہ سے سنہ ۱۶ کے جلسہ میں تعداد آمدنی چندہ سوا دو ہزار سے زیادہ ہوئی ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ باوجود اس کے ہم ہر سال ہر طرح کی کامیابی کا منہ دیکھ رہے ہیں جلسہ سالانہ ہمارا گذشتہ سال سے کیا بلحاظ مہمانان اور کیا بلحاظ بیعت نو مبایعین اور کیا بلحاظ انتظام جلسہ اور کیا بلحاظ آمد روپیہ اور کیا بلحاظ وعظ و نصائح ترقی پر ترقی کر رہا ہے گو مخالفین نے بڑے بڑے سوانگ بھرے "اظہار الفضائح" اور نامعقول اعلانات وغیرہ کے ذریعہ اپنی ناکامی پر کھسیانے ہو کر مذبوحی حرکات کرتے رہے۔ مگر الٰہی وعدہ ان اللہ معک ومع اھلک ہر دن پورا ہو رہا ہے۔

ضرورت بارش اندنوں بارش کی سخت ضرورت ہے فصل بغیر بارش کے خراب ہو رہی ہے خداوند کریم و رحیم اپنے فضل و رحمت کی بارش برسادے ورنہ آثار قحط ہیں۔ غربا کے لئے بہت مشکل ہے خدا رحم کرے رات کو ابر رہتا ہے تو دن کو مطلع صاف ہو جاتا ہے دن کو ابر ہوتا ہے تو رات کو تارے نکل آتے ہیں مگر بوند نہیں برستی۔

۱۹۱۶ء کے واقعات جنگ کا خلاصہ

ڈیڑھ سال سے جنگ اس غرض سے ہو رہی ہے کہ جرمنی کو اس کے حریفانہ مقصد کے حصول سے باز رکھا جائے اور دنیا کو اسکی غلامی سے پناہ دی جائے جرمنی کا مقصد چالیس پچاس سال کا تھا۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے اسنے دھوم دھام سے تیاریاں کیں تھیں اتحادیوں کا ارادہ فقط اسوقت ہوا جب جرمنی تمام مہذب اصولوں کو دریا برد کر کے بڑے زوروں میں میدان میں آدھمکا برطانیہ اور اسکے دوستوں کا خالی ارادہ تھا۔ مگر اسکے پورا کرنیکے سامان نہ تھے اسلئے ایکطرف غنیم کے وار کو روکتے رہے اور دوسری طرف سامان اور سپاہ اکٹھی کرتے رہے دشمن زوروں میں سیلاب کی طرح بڑھا اور بلجیم کو چند ہفتوں میں روندڈالا اور پھر فرانس کے شمالی علاقہ پر پانچ چھ ہزار مربعہ زمین دبالی مگر آگے نہ بڑھ سکا یہ ۱۹۱۴ء کا واقعہ ہے۔

۱۹۱۵ء کے موسم گرما میں بڑی تیاریوں اور سامانوں کے ساتھ اسکی طرف چل پڑا۔ اور چار ماہ کے عرصہ میں پہلے گلیشیا پھر پولینڈ اور بعد میں روس کے صوبجات بالٹک کا حصہ چھین لیا جب تک اتحادی تیار نہ ہوئے تھے۔ جرمن میں زور تھا اسنے اتحادیوں کے پونے دو لاکھ سے کچھ علاقہ یورپ میں دبالیا ایسے زبردست دشمن کو زیر کرنے کے لئے سپاہ اور سامان دو چار ماہ میں تیار نہیں ہوتا۔ جرمنی نے چالیس سال میں اتنا سامان جنگ اور سپاہ تیار کی تھی اتحادیوں کے لئے سال ڈیڑھ سال ضرور چاہیئے تھا اسلئے وہ ۱۹۱۴ء میں بالکل کمزور رہے ۱۹۱۵ء میں روپیہ بیس سے آٹھ آنے طیار ہو گئے اور ۱۹۱۶ء میں تیار ہو کر میدان میں آئے اور اپنی قوت کا اظہار کیا اول مرتبہ جرمنی کو مدمقابل کے تیار مخالفوں سے واسطہ پڑا۔ اور اسمیں اسکا تمام دم خم نکل گیا اسے شکست ہوئی۔

اب ذرا ان واقعات پر غور کرنا چاہیئے جو جرمنی کی شکست اور زوال کے موجب پیش خیمہ ہوئے جرمنی نے اپنا رہی سہی قوت کے ساتھ بڑوں کے قلعہ پر حملہ کیا اسکا مقصد یہ تھا کہ اس قلعہ کو لینے کے بعد پیرس کا راستہ صاف ہو جائیگا اور جب پیرس ہاتھ آگیا تو فرانس کا کچھ مر نکل جائیگا ۲۱ فروری ۱۹۱۶ء سے اگست تک معرکے ہوتے رہے جو لڑائی تھے۔ جرمنوں نے تین چار توپوں اور پانچ لاکھ سپاہ کے ساتھ حملہ کیا اور اپنے مقصد میں اتنے کامیاب ہوئے کہ پہلے قلعہ کے سامنے میدان کا کچھ حصہ لے لیا۔ بعد ازاں جون میں قلعہ دوامون اور لئے۔ جو بہت اہم تھے فرانسیسیوں کی مزاحمت بھی بینظیر شجاعت کا نمونہ ہے جرمن جتنا فتح کرتے فرانسیسی سپاہ دو روز بعد قریب قریب اسے فتح کر لیتی۔ اگست کے آخر میں جرمن اس سے دست بردار ہو گئے فرانسیسوں نے ۲۴ اکتوبر کو حملہ کر کے چار گھنٹوں میں دوامون اور وا کے قلعے جرمنوں سے چھین لئے جس کے لئے انہوں نے سات ماہ تک معرکے کئے تھے دو ماہ بعد فرانسیسوں نے باقی علاقہ جرمنوں سے لے لیا سال کے اختتام تک جرمنوں کو اسی جگہ پر دھکیل دیا جہاں پر وہ ۲۱ فروری ۱۹۱۶ء میں اس خوفناک حملہ سے پہلے موجود تھے۔ مردوں کے معرکوں میں جرمنی کی بہترین قوت برباد ہو گئی اور اسکی حقیقی طاقت کا پول ظاہر ہو گیا یہ جرمنی کی بربادی کی ابتدا ہے اور شکست صلیبی ہے فرانسیسیوں اور اتحادیوں کی قوت کی شان اور تیاری اسلحہ بردوں پر ظاہر ہو گئی ہے دو مہینے میں آٹھ ماہ کے مفتوحہ علاقہ سے جرمنوں کو بہادر فرانسیسی نے باہر نکال مارا اس سے بڑھکر کیا اس سے بڑا ثبوت جرمنی کے زور کی اور اتحادیوں کے غیر مغلوب قوت کا اور یہی چاہیئے۔ یہ اتحادیوں کی اول فتح ہے۔

روس کا میدان ہزار میل کے قریب لمبا ہے جرمنوں نے اپنے زعم میں اُن کے لشکروں کو ۱۹۱۵ء میں برباد کر دیا تھا۔ مگر توپیں اور سامان پاتے ہی روسیوں نے جرمنوں کا تعاقب شروع کر دیا اور ۱۹۱۵ء کے جاڑے میں انہیں دھکیل کر بہت پیچھے لیگئے پھر تیار ہو کر آئے اور جون ۱۹۱۶ء کے شروع میں جرمنوں اور آسٹریا والوں سے ڈھائی سو میل کے میدان میں خوب معرکے ہوئے جنمیں روسیوں کو ہر جگہ کامیابی ہوتی رہی غنیم کو مفتوحہ علاقہ سے نکالا اور ہزاروں میل رقبہ واپس نکلوا لیا صوبہ آرمینیا اور کردستان ترکوں سے دوسری روسی سپاہ نے خالی کرالئے ان معرکوں سے روسیوں کی قوت اور بہادری ظاہر ہے جرمنوں کو دوسری شکست ہوئی اور ان کے زوال کو نمایاں تحریک پہنچی یہ اتحادیوں کی دوسری فتح ہے جولائی کے شروع سے وادی سوم میں تیس میلیا کے میدان میں برٹش اور فرنچ لشکروں نے جرمنوں کے سب سے محکم استحکامات پر حملہ کیا اور وہاں پر ہر جگہ جرمن لشکروں کو شکست دی اور کئی میل مربع علاقہ ان سے خالی کرالیا جرمنوں کا بیان ہے کہ وہ اپنے ان استحکامات کو ناممکن التسخیر سمجھتے تھے مگر انگریزی اور فرانسیسی توپوں نے منٹوں میں انہیں برباد کر کے اپنی سپاہ کے حملہ کے لئے راستہ صاف کر دیا جولائی سے لیکر نومبر تک خوب معرکے ہوئے جرمنوں کو بار بار شکست ہوتی رہی یہ اتحادیوں کی تیسری سب سے بڑی فتح اور جرمنوں کی شکست فاش ہے مغربی میدان سب سے بڑا ہے طرفین اسے اہم سمجھتے ہیں اور جرمنوں کی فوجوں کا بڑا حصہ وہیں مجتمع ہے فرانسیسی سرکاری بیان کی رو سے (۱۳۷) ڈویژن بروون اور سوم کے معرکوں میں آئے اور شکست کھا کر چلے گئے شکست اٹلی کے میدان میں اگست کے پہلے دو ہفتوں میں آسٹریا والوں کو بہاری فتح ہوئی اور پھر ستمبر اکتوبر کے معرکوں میں بھی غنیم نے اطالوی فوج سے بہاری شکست کھائی میدان بلقان میں اتحادی سپاہ صاحبا بلغاری اور جرمن سپاہ کو پے در پے شکست دی اور مناستر فتح کر لیا بعد ازاں آگے بڑھ گئی الغرض انہی میدانوں میں بھی غنیم کو شکست ہوئی مگر یہ شکستیں قطعی اور دوٹوک نہیں ہیں جن سے شکست یاب دشمن کی کمر ہمت ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جاتی ہے اسکے لئے تیاری ہو رہی ہے اور امید ہے سال رواں میں یہ تکمیل کو پہنچکر لڑائی کا خاتمہ ہو جائیگا۔

اتحادیوں کا مقصد جرمنی کی فوجی قوت کو برباد کر کے اسے پچاس سال کے لئے لنگڑا کرنا ہے اسی غرض سے اسکی فوجوں کو ہلاک کرنے کے لئے کوشش ہو رہی ہے ۱۹۱۶ء کے معرکوں میں یہ مقصد مدنظر تھا اسمیں کتنی کامیابی ہوئی ذیل کے اعداد سے ظاہر ہے ریوٹر کے قائمقام کا یہ بیان ہے کہ غنیم کے ہلاک مجروح و مقتول وغیرہ کا شمار ساڑھے بارہ لاکھ کے قریب قریب ہے برٹش لائن ۱۹۱۵ء سے دو چند مضبوط ہے اور اس سے بیسوں گنا زیادہ شمار میں توپیں ہیں ڈلی کے سرکاری بیان سے ظاہر ہے کہ بارہ سو میل رقبہ آسٹریہ سے سنگلاخ پہاڑوں کی باوجود بھی فتح کیا گیا پچاسی ہزار آسٹریائی جوان گرفتار کر لئے ہیں۔ ریوٹر بیان کرتا ہے کہ ۱۹۱۶ء میں اتحادیوں نے مصر اور جرمن ایسٹ افریقہ چھوڑ کر (۵۸۲۴۲۳)

(بقیہ دیکھو صفحہ ۸ کالم ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان۔ ۳ مارچ ۱۹۱۷ء

غیر احمدی کا نماز جنازہ

(از قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری)

اس سوال کا جواب کہ حضرت مسیح موعود کے منکر (کسی غیر احمدی) کا جنازہ کوئی احمدی پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اس جواب سے قبل یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ آپ کا دعوے کیا ہے۔ اور آپ کے منکر کس حکم کے ماتحت ہیں۔ پس اسی کے ذیل میں خود ہی یہ سوال حل ہو جاویگا۔ عرض ہے۔

حضرت مسیح موعود کا دعوی احضور کے الفاظ میں

(۱) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸۰)

(۲) صریح طور پر مجھے نبی کا خطاب دیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

(۳) میں خدا تعالےٰ کے حکم کے موافق نبی ہوں (آخری خط مطبوعہ اخبار عام۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

(۴) خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی رکھا ہے (آخری خط اخبار عام)

(۵) پس ہم نبی ہیں۔ (اخبار بدر۔ ۵ مارچ ۱۹۰۶ء)

(۶) ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اسکے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالےٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اس کو تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ (نزول المسیح ۴۸۰)

حضرت مسیح موعود کا فتوی اپنے منکرین کے حق میں

خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ (خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم)

(۲) جماعت احمدیہ کو حکم دیتے ہیں کہ تمہیں دوسرے فرقوں جو دعوی اسلام کرتے ہیں۔ بکلی ترک کرنا پڑیگا۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸)

(۳) خدا تعالیٰ نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو (اسمی اور رسمی) مسلمانوں میں سے مجھ سے الگ رہیگا وہ کاٹا جائیگا (اشتہار بنام سفیر روم)

(۴) وحی اللہ۔ "جو شخص تیری پیروی نہیں کریگا۔ اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہیگا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔ (اشتہار معیار الاخیار۔ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)

(۵) مبارک وہ جس نے مجھ کو پہچانا۔ میں اسکی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور اسکے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح۔ صفحہ ۵۶)

(۶) منکرین کے حق میں فرماتے ہیں "جن سے خدا تعالےٰ ناراض ہے۔ اور جو اسلامی رنگ کے مخالف ہیں اسواسطے اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو (حقیقی) مسلمان نہیں جانتا۔ جب تک وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجاویں۔ اور اس مطلب کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھے مامور کیا ہے (تقریر احمدی غیر احمدی میں فرق

(۷) جو میرے مخالف تھے۔ ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔ (نزول المسیح ۳۰)

(۸) جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے، جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی۔ ہاں چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے۔ اسلئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ مواخذہ سے بری ہے۔ اور کافر منکر کو ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے ... ... جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے (جس کی بنا ظاہر پر ہے) اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے اور ہم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی خدا کے نزدیک بموجب آیۃ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۸)

(۹) قریبا چار لاکھ انسان اب تک میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے اور کفر سے توبہ کر چکے ہیں (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۷)

(۱۰) خدا تعالیٰ اسوقت چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے۔ منشاء الٰہی کے خلاف ہے۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۵، ۱۰ فروری ۱۹۰۳ء)

پس ثابت ہوا کہ حضرت احمد کا دعوے ہے کہ میں نبی اللہ ہوں۔ اور میرے منکرین نام کے مسلمان ہیں۔ کام کے مسلمان نہیں یا اسمی اور رسمی مسلمان ہیں۔ اور حقیقی مسلمان نہیں۔ خدا تعالیٰ بھی ان کو حقیقی مسلمان نہیں جانتا۔ اور میں بھی کہتا ہوں کہ حقیقی مسلمان نہیں۔ جو لوگ میرے منکر ہیں۔ ہم انکو مومن نہیں کہہ سکتے۔ اور کافر منکر ہی کو کہتے ہیں کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے بالمقابل پر ہے۔ جن پر ابھی خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا وہ مکذب اور منکر ہے۔ شریعت اس کا نام بھی کافر رکھتی ہے اور ہم بھی باتباع شریعت اس کو کافر کے نام سے ہی پکارینگے۔ ان میں سے قریبا چار لاکھ انسان میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں اور کفر سے توبہ کر چکے ہیں۔ اور جو ان اسمی اور رسمی مسلمانوں میں سے مجھ سے الگ رہے گا وہ کاٹا جاویگا۔

حسب وحی الٰہی جو شخص میری پیروی نہیں کرتا اور میری بیعت میں داخل نہیں ہوتا۔ اور میرا مخالف رہیگا وہ خدا اور رسول کا نافرمانی کرنیوالا جہنمی ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔

جماعت احمدیہ کو حکم بتاتا ہوں کہ وہ تمام رسمی مسلمان جن کا تعلق دوسرے فرق اسلام سے ہے۔ انکو بکلی ترک کریں۔ کیونکہ وہ سب تاریکی میں ہیں۔ ان سے خدا ناراض ہے۔ کیونکہ اسلامی رنگ کے مخالف ہیں اور جب تک وہ ان غلط عقائد کو ترک نہ کریں جن میں کہ وہ مبتلا ہیں۔ اور اس راہ راست پر نہ آویں جسکی تعلیم میں دیتا ہوں۔ اور جسکے پہنچانے کے واسطے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں مامور ہوں۔ اس وقت تک وہ خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں۔ میرے جس قدر مخالف ہیں۔ قرآن کریم کے رُو سے بعض مغضوب علیہم ہیں۔ بعض ضالین ہیں اور بعض مشرک ہیں ؎

تحفہ بغداد میں حضرت مسیح ناصری کے نزول جسمانی ماننے والے لوگوں کو حضرت محمد خاتم النبیین کا کافر قرار دیا ہے۔ اور کسی دوسرے مقام پر ایسے عقیدہ رکھنے والوں کو مشرک کہا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جب تک میں نہ آیا تھا۔ تو یہ مسئلہ محض ایک اجتہادی غلطی تھی۔ مگر جب سے میں آگیا ہوں۔ اور میں نے بدلائل وفات مسیح ناصری ثابت کر دی ہے۔ اور نزول مسیح کی حقیقت واضح کر دی ہے۔ تو پھر اسکے بارہ میں وہ اعتقادات رکھنا جو اسکو دوسرے رسولوں سے ممتاز کرتے ہیں۔ شرک ہے۔ اور ان کا ماننے والا مشرک ہے۔

لہذا جس قدر منکرین حضرت مسیح موعود ہیں۔ خواہ کافر ہوں یا مکذب ہوں یا متردد ہوں۔ جب تک مصدقین کی جماعت میں داخل نہ ہوں۔ تب تک وہ یا تو مغضوب علیہم میں داخل ہیں یا ضالین ہیں یا مشرک ہیں۔ پس ان تینوں گروہوں میں سے اس قابل نہیں کہ ان کا جنازہ دیدہ و دانستہ پڑھا جاوے۔ اور اس کی مغفرت کی سفارش اور استدعا خداوند عالم کی درگاہ میں کی جاوے ؎

قرآن کریم کا فیصلہ

قرآن کریم نے تو اس امر پر ایسا صاف فیصلہ فرمایا ہے کہ اسکے پڑھنے اور سننے کے بعد کسی مؤمن کو جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ کسی منکر حضرت مسیح موعود کا جنازہ پڑھے۔

ماکان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحاب الجحیم۔ (سورہ توبہ) (ترجمہ) کسی نبی کی شان کے شایاں نہیں ہو سکتا (خواہ وہ نبی حقیقی ہو یا مستقل یا ظلی بروزی اور امتی) اور نہ اس کو ماننے والوں میں سے کسی مؤمن کی شان کے شایان ہو سکتا ہے کہ وہ کسی مشرک کے لئے دُعائے مغفرت مانگے یا اس کا جنازہ پڑھے۔ اگرچہ وہ مشرک اس کا نہایت ہی قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ بعد اس کے کہ ان پر خوب واضح ہو چکا ہو کہ یہ مشرک لوگ اہل نار ہیں ؎

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لئے دُعائے مغفرت طلب کی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فعل اس کا محض اپنے اجتہاد اور عدم علم کی بناء پر تھا۔ اور انہی حالات کے ماتحت اس نے والد سے ساستغفر لک ربی کا وعدہ کر لیا تھا۔ مگر جس وقت خدا تعالیٰ نے اسکو وحی الٰہی سے منع کر دیا۔ اور واقعات نے بھی ثابت کر دیا کہ اس کا والد عدو اللہ ہے تو وہ اس سے بیزار ہوئے۔ اور اس عمل کو ترک کر دیا۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ثابت ہے۔

ماکان استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ۔ ان ابراھیم لاواہ حلیم۔ (سورہ توبہ)

یعنے اگر حضرت ابراہیم نے اپنے والد کے واسطے دُعائے مغفرت کی ہے۔ تو وہ محض ایک وعدہ کی بناء پر تھی۔ جو اس نے خاص اس سے (عدم علم کے ماتحت کیا تھا۔ مگر جب اسپر انکشاف حقیقت ہو گئی کہ وہ خدا کا دشمن اور نافرمان ہے۔ تو اس نے اس سے بریت ظاہر کر دی۔ اور حضرت ابراہیم نہایت نرم مزاج اور حلم والا انسان تھا۔

پس اگر کسی قوم کے نبی کے لئے کسی مشرک کے لئے دعائے مغفرت یا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ بلکہ حرام ہے۔ تو حضرت مسیح موعود جس کا دعویٰ ہے۔ کہ ہم نبی ہیں اور رسول کیونکر دیدہ و دانستہ اس فرمان الٰہی کے خلاف ان لوگوں کا جنازہ پڑھ سکتے تھے۔ جنکو وہ تین گروہوں میں آیات قرآن کریم کے ماتحت تقسیم کر چکے تھے۔ بعض کو مغضوب علیہم بعض کو ضالین اور بعض کو مشرک قرار دے چکے تھے۔ اور جبکہ آپ حضرت مسیح ناصری کے نزول جسمانی کے اعتقاد رکھنے والوں کو مشرک اور حضرۃ خاتم النبیین کا کافر قرار دے چکے تھے ؎

اگر حضرت صاحب نے محض کسی اجتہاد کی بناء پر ایسے لوگوں کا جنازہ پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اجتہاد سے بڑھ کر نہیں مگر جب وہ صریح طور پر ان کو مشرک اور مغضوب اور ضالین کہہ چکے تو اسکے بعد ہرگز دیدہ و دانستہ کسی منکر کا جنازہ نہیں پڑھا بلکہ تمام اپنے ماننے والوں کو منع فرماتے رہے ؎

اگر کوئی اتفاق ایسا ثابت بھی ہو۔ تو اسی رنگ میں ہوگا کہ کسی احمدی نے کہدیا کہ حضور میرا والد یا میری ماں یا میرا بھائی یا بیٹا یا فلاں رشتہ دار مر گیا ہے۔ حضور نماز جنازہ پڑھا دیں۔ اور آپ نے محض اسی حسن ظن پر کہ کہنے والا احمدی ہے۔ جسکے بارے میں کہتا ہے وہ احمدی ہی ہوگا۔ ورنہ کیوں جنازہ کے واسطے کہتا۔ آپ نے پڑھا دیا۔ اگر یہ امر کوئی جرم ہے تو صرف اس بدبخت اور بدقسمت احمدی کا کام تھا۔ جس نے حضرت صاحب کو واضح طور پر کھلے لفظوں میں نہ کہدیا کہ حضور مرنے والا آپ کا مصدق اور احمدی نہ تھا۔ بلکہ آپ کا منکر تھا۔ مکفر یا مکذب یا متردد تھا۔ جس کو آپ صاف الفاظ میں ہلاک شدہ قرار دے چکے ہیں۔ اور بسبب حضرت عیسیٰ ناصری کے نزول جسمانی پر ایمان رکھنے کے مشرک کہہ چکے ہیں۔ اور حضرت صاحب نے فرما دیا ہو کہ کیا ہوا۔ آخر مسلمان تھا۔ کلمہ گو تھا۔ اہل قبلہ توحید کا قائل تھا سیدنا محمد رسول اللہ کو نبی اور رسول مانتا تھا۔ کیا ہوا۔ اگر ہم کو نہ مانتا تھا ؎

اگر یہ صورت نہ تھی تو ہم کہتے ہیں۔ اگر آپ نبی تھے خواہ کسی معنوں میں ہوں یا کم از کم مومن تھے۔ تو آپ کی شان کے شایان نہ تھا کہ جن کو آپ مشرک قرار دے چکے تھے اور مغضوب علیہم یا ضالین کہہ چکے تھے۔ آپ ان کا جنازہ پڑھتے۔ اور ان کے لئے دُعائے مغفرت طلب کرتے۔ اور قرآن کریم کے صریح فرمان کے خلاف کرتے ایسی صورت میں تو مسیح موعود ہونا تو درکنار رہا مؤمن بھی نعوذ باللہ ثابت نہ ہوئے ؎

قرآن کریم کہتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون۔ کبر مقتا عند اللہ۔ ان تقولوا ما لا تفعلون (سورہ صف) اے مومنو! تم ایسی بات بطور وعظ یا نصیحت یا عہد کیوں منہ پر لاتے ہو جس پر تم خود عامل نہیں ہوتے یا خود کرتے نہیں یا خود اسکے خلاف ورزی کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ سخت بیزاری کی بات ہے کہ تم کہو کچھ اور کرو کچھ ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب حضرت صاحب جماعت کو ان کے جنازوں سے روک چکے تھے۔ اور ان کو ہلاک شدہ قرار دے چکے تھے اور انکے خلف میں اقتدا فی الصلوٰۃ تک حرام قطعی قرار دے چکے تھے۔ تو بھلا خود نعوذ باللہ واعظ بے عمل ہو کر ان کے جنازہ پڑھ سکتے تھے۔ کیا آپ اس حکم سے بھی ناواقف تھے۔ اگر ہم ایک منٹ کے لئے بھی تسلیم کرلیں کہ آپ نے اپنی تحریرات کے خلاف کیا۔ اور قرآن کریم کے صریح فرمان کے خلاف جن کو مشرک کہہ چکے تھے۔ دیدہ ودانستہ نماز جنازہ ادا کیا ہے۔ تو آپ تو مسیح موعود ہونا الگ رہا۔ نعوذ باللہ مسلمان بھی ثابت نہیں ہوتے

سرسید احمد خان کا جنازہ

جسوقت سرسید احمد خان فوت ہوئے تو لاہوری اصحاب نے بذریعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ مرزا و مرزجان کی عالمگیر پالیسی کو مدنظر رکھ کر حضرت مسیح موعود سے استدعا کی۔ کہ آپ خود قادیان میں سرسید احمد کا جنازہ پڑھا دیں۔ اور کل جماعت احمدیہ میں اعلان فرما دیویں کہ وہ بھی سرسید کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھ لیں۔ اس طرح پر ہم عوام الناس کے قلوب کو مسخر کرلینگے۔ مگر جسوقت حضرت صاحب نے یہ استدعا سُنی۔ اور چونکہ آپ سرسید احمد خان کو خوب جانتے تھے۔ اسلئے آپنے اہل لاہور کی اس درخواست کو سخت حقارت سے دیکھا۔ اور بہت ناراض ہوئے۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ نے حضرت صاحب کی اس ناراضگی کی اطلاع انکو دیدی پس اگر نماز جنازہ مکفروں کا منع تھا تو ثابت کرنا چاہیئے کہ سرسید احمد خان نے کب فتاویٰ تکفیر پر دستخط کئے تھے یا اشارتاً کنایتاً حضرت صاحب کو کافر قرار دیا ہے یا تکذیب میں لیکچر دئے یا مخالفت کی ہو۔

پس واضح ہو کہ جن لوگوں کے احوال سے حضرت صاحب واقف تھے۔ اور آپ کو ان کا علم تھا۔ آپنے کبھی بھی ان کا جنازہ نہیں پڑھا۔ اور نہ حکم دیا۔ ہاں جن کے احوال حضرت صاحب پر پوشیدہ رکھ کر مصدق ظاہر کر دئے گئے۔ آپنے اگر ان کا جنازہ ادا کیا یا حکم دیا۔ تو اسکی وہی صورت ہے کہ جو میں پہلے واضح کر آیا ہوں ٭

حضرت نورالدین اعظم سے بھی جب سوال ہوا۔ کہ منکر مسیح موعود کا جنازہ ادا کیا جاوے یا نہ تو آپنے بھی جواب دیا۔ کہ میں نہیں جانتا۔ کہ وہ احمدی اس غیر احمدی کا جنازہ پڑھتے ہوئے کیا کہیگا۔ کہ الٰہی تیرا مسیح آیا پر اس مرنے والے نے اسکی تصدیق نہ کی۔ اسلئے تو اس کو مغفرت کر ٭

پس ثابت ہوا کہ حضرت نورالدین اعظم نے بھی کبھی کسی غیر احمدی کا نہ خود جنازہ ادا کیا ہے۔ اور نہ دوسروں کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے ٭ اعظم

پس خدا سے ڈرو۔ اور حضرت صاحب پر اور نورالدین پر لم تقولون مالا تفعلون پر دیدہ ودانستہ عمل پیرا ہونے کا افترا کرتے ہو۔ ٭

خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب وبہتان ہے

ایک خط بجواب چند سوالات

جو بحکم حضرت خلیفۂ ثانی لکھا گیا۔

سوالات کے جواب حسب ذیل ہیں :-

آپ کا یہ کہنا کہ حضرت مرزا صاحب نے خود فرمایا ہے۔ کہ ہم کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے۔ اسلئے غیر احمدی کافر نہیں۔ خود مولوی محمد علی صاحب اور انکے رفقاء کے طرز عمل کے خلاف ہے۔ کیونکہ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری یا کافر کہتے یا سمجھتے ہیں انہیں تو وہ بھی کافر کہتے اور مانتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ آیا وہ کلمہ گو نہیں۔ ان کلمہ گوؤں کو کافر کہتے ہوئے حضرت صاحب کے مندرجہ بالا ارشاد کی کیا تاویل کی جاتی ہے۔ اگر کہا جائے کہ یہ تو حدیث میں آیا ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ تو پھر یہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ نبی کا انکار کرنے والا اسپر ایمان نہ لانیوالا کافر ہو جاتا ہے۔ پس ہم کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے۔ مگر جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری یا کافر کہہ کر یا جانکر جسکی یہ علامت ہے۔ کہ وہ بیعت نہیں کرتا یا مکفرین کے ساتھ وہ معاملات روا رکھ کر جو مسلمانوں کے ساتھ روا ہیں۔ ان کی جماعت میں شامل ہے یا آپ کا منکر ہے خود کافر بنتا ہے۔ اُسے ہم مومن کیونکر کہہ سکتے ہیں ٭

(۲) آپنے لکھا ہے کہ مرزا صاحب حقیقی نبی نہیں مستقل نبی نہیں یہ بالکل صحیح ہے۔ مگر یہ الفاظ حقیقی اور مستقل نہ تو قرآن مجید میں آئے ہیں نہ احادیث میں۔ پس اسکے وہ معنے لئے جائینگے۔ جو حضرت اقدس نے کئے۔ حضور حقیقی اور مستقل صاحب شریعت اور براہ راست نبوت پانیوالے کو فرماتے ہیں۔ اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا صاحب نہ تو صاحب شریعت نبی تھے نہ آپ کی نبوت براہ راست تھی۔ بلکہ باتباع و بروزی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھی اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے آپنے اپنے لئے مجازی۔ بروزی۔ ظلی کا لفظ اختیار فرمایا۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ حقیقت نبوت کیا ہے۔ نبوت کہتے کس کو ہیں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور حضرت اقدس کی کتب سے یہی ثابت ہوا ہے۔ اور آپ الوصیت کو پڑھ لیں۔ جہاں اس تعریف پر کل نبیوں کا اتفاق بتایا ہے۔ وہاں لکھا ہے۔ کہ جب مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت وکمیت کے رُو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے۔ اور اس میں کوئی کمی وکثافت باقی نہ رہے۔ اور کھلے طور پر اُمور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو اس کا نام نبوت ہے۔ اور چشمۂ معرفت پر صفحہ ۱۸۰ فرمایا۔ نبی اس کو کہتے ہیں۔ جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دیں۔ پس جب یہ بات حضرت مسیح موعود میں پائی جاتی۔ اور یہ تعریف ان پر صادق آتی ہے تو انہیں کیوں نبی نہ مانیں۔ یہ کہنا کہ نبی کے لئے کتاب یا براہ راست ہونا شرط ہے۔ حضرت اقدسؑ کے قول ہی سے غلط ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۱۳۸ پر فرماتے ہیں۔ کہ شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسُول کا متبع نہ ہو۔ دوسرے مجددین اُمت محمدیہ میں اگر یہ حقیقت کما ینبغی پائی جاتی۔ تو ہم مان لیتے۔ مگر حضرت اقدس نے خود حقیقت الوحی میں فرمایا کہ وہ اس نام کے مستحق نہیں کیوں؟ کثرت مکالمہ مخاطبہ شرط ہے۔ اور یہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔ اور پھر اس طرح امر ختم نبوۃ بھی مشتبہ ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے صرف آنیوالے مسیح کو نبی اللہ فرمایا۔ اور حضرت اقدس ایسی حدیث کو صحیح فرما چکے ہیں۔ پس ظل بروز سے دھوکہ نہ لگے۔ کہ یہ الفاظ اس حقیقت مستقل نبوت کے مقابل میں ہیں۔ جو پہلے زمانہ میں نبیوں کو براہ راست ملا کرتی تھی کیونکہ اب بالواسطہ ملتی ہے۔ یعنی بہ برکت اتباع نبی کریم

(۳) اسمہٗ احمدؐ والی پیشگوئی کے متعلق تین باتیں آپ نے لکھی ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے انا بشارۃ عیسےٰ۔ ابن مریم نے آپ کے آنے کی بشارت نہیں دی۔ مگر آپ انجیل کو دیکھیں۔ وہاں دو بشارتیں ہیں ایک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ اور ایک اپنے عود۔ یعنی احمدؐ کے متعلق۔ احمد کی پیشگوئی کا مصداق مسیح موعود کو ماننا۔ اس کا مستلزم نہیں کہ نبی کریم بشارت عیسیٰ کے مصداق نہیں رہتے ؛

مرزا صاحب اسکے مصداق ہوں تو آیات کے معنی ہی نہیں بنتے۔ میرے خیال میں یوں کہنا چاہیئے کہ رسول کریم اسکے مصداق بنائے جائیں تو معنے نہیں بنتے۔ کیونکہ یدعی الی الاسلام ظاہر کر رہا ہے۔ کہ یہ ایسے رسول کے متعلق ہے۔ جو ماتحت رسول ہے۔ مدعو الی الاسلام نہ کہ داعی الی الاسلام۔ اور اگر من اظلم ممن افتریٰ سے مراد کفار لئے جائیں۔ تو ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ کفار کے لئے افتریٰ علے اللہ کا لفظ آیا ہے۔ پھر اسکے بعد کی آیت لیظھرہ علے الدین کلہ کے متعلق مفسرین کہتے آئے ہیں۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق ہے۔ اور یطفئون نور اللہ بافواھھم کا زمانہ بھی اب ہی ہے۔ کیونکہ پہلے تو تلوار کا زمانہ تھا۔ تقاریر سے تو اب ہی دین پر حملے ہو رہے ہیں۔ پس سیاق سباق سے واضح ہے۔ کہ یہ احمد کوئی ماتحت شریعت سابقہ رسول کے جو مدعو الی الاسلام ہوگا نہ کہ داعی۔ (ج) آپ نے لکھا ہے کہ لما جب ماضی پر آئے۔ تو مستقبل کے معنے نہیں ہوتے یہ دعویٰ صحیح نہیں۔ آپ سورۂ یونس رکوع ۶ ملاحظہ فرمائیں واسروا الندامۃ لما راوا العذاب۔ یہاں ماضی بمعنے مستقبل ہے باوجود لما آنے کے۔ پھر سورۂ شوریٰ دیکھئے۔ وتری الظالمین لما راوا العذاب یقولون ھل الی مرد من سبیل۔ یہاں موقعہ بھی انتظار کا ہے۔ لما بھی آیا ہے۔ ماضی بھی ہے۔ پھر مستقبل کے معنے دیتا ہے۔ پھر آپ مبارک التنزیل میں دیکھیں۔ وہاں جاء کی فاعل ضمیر کا مرجع عیسیٰ ہے یعنے جب وہ عیسیٰ بن مریم آیا۔ اس صورت میں کوئی جھگڑا ہی نہیں رہتا ؛ (الحکم)

اسمہٗ احمدؐ کے متعلق غیر مبائعین سے

چند سوالات

از جناب منشی غلام حسین صاحب۔ احمدی احمد نگر

براہ مہربانی ہمارے غیر مبائع احباب مندرجہ ذیل سوالات کے جواب عطا فرما کر رفع اعتراض فرما دیں۔ تو موجب ثواب ہوگا ؛

(۱) جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام "احمد" ہے تو کلمہ شریف اور دیگر اوراد اور عبادت میں اس کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو کیوں ؟

(۲) ہر نبی بیعت اپنی ذات نام پر لیتا ہے یا صفاتی پر۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعت "محمدؐ" نام پر لی۔ جب آپ کا نام "احمد" تھا تو بیعت آپ نے اس نام پر کیوں نہ لی۔ اور عبادات میں کیوں "احمد" نام نہ رکھا ؟

(۳) آپ صاحبان کو اس امر کا بھی یقین ہوگا کہ عبادت وغیرہ کا جو طریق وطرز حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سکھلایا۔ وہ وحی الٰہی کے مطابق ہے۔ نہ کہ ایجاد بندہ۔ پھر اس میں کیا حکمت ہے۔ کہ اصل نام "احمد" چھوڑ کر "محمد" نام ہر جگہ کلمہ اور درود اور نماز میں مقرر کیا گیا ؟

(۴) اگر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام "احمد" ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود کے نہ ماننے والے غیر احمدی کیونکر ہوئے۔ اور مرزا صاحب کی جماعت کیوں خصوصیت سے احمدی قرار پائی۔ جب مسیح موعود کے نہ ماننے والے پہلے ہی "احمد" یعنے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مصداق ہیں۔ انکو پھر غیر احمدی کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ گو آپ نے غیر احمدیوں کے لئے ایک مہمل "غیر از جماعت" کا لفظ ایجاد کیا ہے۔ مگر انکو احمدی کہنے سے کس بنا پر انکار کیا ہے ؟

(۵) اگر مسیح موعود کا نام "احمد" نہیں۔ تو آپ نے (حضرت مسیح موعود) کیوں بیعت "احمد" نام پر لی ؛

(۶) حضرت مولوی نور الدین رضؓ نے کیوں بیعت بموجب مندرجہ الوصیت "احمد" نام پر کی۔ اور کیونکر درس قرآن مجید میں "احمد" نام کا مصداق حضرت مسیح موعود کو قرار دیا ؛

(۷) آپ کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے کیونکر "احمد" نام پر بیعت لینے کا اعلان اپنی نسبت اور دیگر خلفاء خود ساختہ کی نسبت پیغام میں شائع فرمایا ؛

(۸) قرآن مجید کو نزل علے احمدٍ کیوں اللہ تعالےٰ نے فرمایا نزل علے احدٍ کیوں نہ فرمایا ؟

(۹) آپ سب صاحبان نے کیوں بیعت "احمد" نام پر حضرت مسیح موعود کی کی۔ اور بوقت بیعت کیوں نہ کہا کہ "احمد" کی بیعت میں ہم پہلے سے داخل ہیں۔ آپ کا نام احمد نہیں ہے ؟

(۱۰) حضرت مسیح موعود نے کیوں اپنے آپکو "احمد" کا مصداق شائع فرمایا۔ اور احمد نام پر بیعت بھی لی۔ جماعت کا نام بھی "احمدی" رکھا۔ اور نعمت اللہ ولی نے اپنے قصیدہ میں احمد یحوا نم کہا۔ اور حضرت مسیح موعود نے اس پیشگوئی کو اپنے حق میں باوجود احمدؐ نام نہ ہونیکے قرار دیکر بطور دلیل پیش کیا ؟

نبوت مسیح موعود کے متعلق

چند نئے حوالے

بعد تحمید وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ بلاریب شریعت اسلامیہ میں مسائل اختلافیہ ہیں۔ مگر مسئلہ نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا ہے جسمیں سب کے سب متفق ہیں (بجز ایک نوزائیدہ طائفہ کے) قرآن کریم میں کہیں نہیں آیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد باب نبوت من کل الوجوہ مسدود ہو چکا ہے

لہ یہ قابل غور ہے کہ اگر لما ماضی کے لئے مخصوص ہوتا جیسا کہ امس مثلاً ہے تو بریٰ کی نظر نہ کیونکر بنتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متعلق بولو میں نے کہا قرآن شریف ہاتھ میں لے لو اور خوب آیات کو دیکھتے جاؤ۔ اور جہاں کچھ پوچھنا ہو بے دھڑک پوچھتے جاؤ

ناسخ منسوخ

پھر میں نے ان کو قرآن شریف کے اعلیٰ کتاب ہونے اور مدلل اور مبرہن کتاب الٰہیہ ہونے اور ایک ایک آیت اور ایک ایک سورت کے باہم اعلیٰ ترتیب اور نظام میں منسلک ہونے گویا کہ ایک موتیوں کی لڑی ہے جو اپنی اپنی جگہ مناسب پر جڑے ہوئے ہیں اور بڑے زور سے بیان کیا۔ قرآن شریف میں کوئی منسوخ آیت نہیں ہے اس پر ایک بھائی نے پوچھا کہ ہمنے تو سنا ہے کہ قرآن میں منسوخ آیتیں موجود ہیں میں نے دلیل سے اس کا رد کیا اتنے میں یوسف سابق۔ بھی آگیا اور پھر اس کو اس بات پر میرے مقابل پیش کیا گیا اسنے زور سے ایک تقریر کی اور ما ننسخ من آیۃ سے ثابت کیا کہ قرآن شریف خود نسخ کا قائل ہے اور اسکی مثال میں دو آیتیں منسوخ بیان کیں۔ ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا الخ اور لکم دینکم ولی دین۔ جب وہ اپنا زور اپنی تقریر میں ختم کر چکا میں نے کہا قرآن شریف ہاتھ میں لو اور ما ننسخ من آیۃ کو قرآن شریف سے نکالو۔ کچھ دیر کے بعد اسنے قرآن شریف سے وہ آیت نکال لی اور میں نے کہا اس سے پہلی آیت پڑھو مایود الذین کفروا اور میں نے کہا کہ اسکا ترجمہ پڑھو تو پھر اس نے اسکا ترجمہ مترجم قرآن کا پڑھ دیا میں نے کہا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہنے لگا اسکا مطلب یہ ہے کہ خدا کافروں اور مشرکوں سے محبت نہیں کرتا میں نے کہا بندۂ خدا دیکھکر مطلب بتا کیوں قرآن میں تصرف کرتا ہے پھر میں نے اسکو سمجھا دیا۔ کہ کافر اور اہل کتاب اور مشرک نہیں چاہتے کہ مومنوں پر کوئی خیر اترے اور خیر سے مراد قرآن کریم ہے کیونکہ ھو خیر مما یجمعون قرآن کی تعریف میں آیا ہے تو خدا تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ توریت جو کہ اہل کتاب کے لئے شریعت تھی اللہ نے اسکی جگہ اب خیر یعنے قرآن شریف مومنوں پر اتار دیا ہے۔ اگر توریت اللہ کا ایک نشان تھی تو قرآن اس سے بڑھکر آیت اللہ ہے اس سے کہاں معلوم ہوتا ہے کہ آیات فی القرآن میں نسخ ہے۔ آخر اسنے میرے معنے تسلیم کئے پھر کہنے لگا دوسری آیتوں کا جواب دو پھر میں نے اسکو سمجھایا کہ ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا کے کیا معنے ہیں؟ میں نے کہا کہ اسلام سے پہلے ہر ایک مذہب خاص خاص قوم کے لئے تھا اور وہ دوسری اقوام کو اپنے مذہب میں داخل نہیں کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر تمام دنیا کے لئے ایک ہی مذہب اسلام مقرر کیا گیا کوئی انسان خواہ کسی مذہب کا وہ پابند ہو۔ یہودی ہو یا نصرانی صابی ہو۔ یا ستارہ پرست ہر ایک کے لئے اسلام آیا ہے۔ اور ہر ایک کے لئے اسلام کے دروازے کھلے ہیں جس جس مذہب کا جو جو انسان اسلام میں داخل ہونا چاہے جو کہ ایمان باللہ سے شروع ہو کر ایمان بالآخر پر ختم ہو جاتا ہے اور ساتھ اپنے اس ایمان کے نیک اعمال بھی بجا لائے تو اسکو نجات ملیگی اس تشریح کو بھی وہ مان گیا پھر کہنے لگا لکم دینکم ولی دین میں نے کہا کیا دنیا میں اسوقت کافر موجود نہیں ہیں کیا ہم اسوقت نہیں کہہ سکتے کہ اے کافرو! تم کالی کو پوجتے ہو ہم ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں تم اپنے اعمال کی جزا سزا بھگتو گے ہم اپنے اعمال کی جزا سزا پائینگے لنا اعمالنا ولکم اعمالکم یہ آیت تو تب منسوخ ہو کہ دنیا میں کافر ہی نہ کافر تو قیامت تک رہینگے آخر یہ بھی اسے ماننا پڑا۔

احمد

پھر احمد کے متعلق سورہ صف اور سورہ ممتحنہ کا تعلق بتایا پھر بتایا کہ پہلی چار آیتیں صف کی سورہ ممتحنہ سے کیسے ملی ہوئی ہیں اور انمیں قتال کا حکم ہے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے مومنوں کا حال بیان کرتی ہے اور پانچویں آیت میں حضرت موسیٰ کا ذکر ہے اور اس ذکر سے مثیل موسیٰ کے اصحاب کو ایک بلیغ وعظ کیا گیا ہے اور پھر چھٹی آیت میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیسےٰ علیہ السلام سے چھٹی صدی میں ہوئے ہیں اور پھر حضرت عیسےٰ کیسے نبی تھے شریعت لانے والے اور پہلی شریعت پر چلانے والے نبی دو قسم کے ہوتے ہیں پھر اسکو کھولکر بتایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم۔ خلفا رموسیٰ و خلفا رمثیل موسیٰ قرآن و تورات۔ پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام مثیل موسیٰ کی پیشگوئی جو موسیٰ نے کی تھی اسکے مصداق تھے۔ اور اپنے مثیل کے مبشر تھے پھر من بعدی کے معنے کئے گئے اور پھر انہی کے گھر کی کتاب تفسیر قادری سورہ مائدہ رکوع کی آخری سے یہ دکھایا گیا کہ حضرت عیسےٰ کے بعد چار نبی آئے تین بنی اسرائیل سے اور ایک عرب سے اور بعدی کے معنے واضح کئے گئے جب یہ حوالہ تفسیر قادری سے دکھایا گیا تو سناٹے کا عالم طاری ہو گیا اور یوسف کی ہوائیاں اڑ گئیں۔ اور ایک بھنو اس سے پوچھنے لگا۔ کہ اسپر کیا بولتے ہو وہ کہنے لگا کہ ہم اس کتاب کو نہیں مانتے اسپر حضار مجلس نے نفرت کا اظہار کیا کہ کیوں تفسیر قرآن سے انکار کیا جاتا ہے یوسف نے کہا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ قرآن کے برخلاف ہے قرآن میں لکھا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا میں نے حاضرین مجلس کو متوجہ کیا کہ سنو میاں یوسف کیا فرماتے ہیں کہ رسول کریم چونکہ خاتم النبیین ہیں اسلئے حضرت عیسےٰ کے بعد یہ جو لکھا ہے کہ چار نبی تھے غلط ہے اگر خاتم النبیین کے معنے ہیں کہ کوئی نبی نہ آوے نہ پہلے نہ پیچھے تو پھر تمام نبیوں سے انکار کرنا پڑیگا پھر کچھ غور کرنے سے اسکی آنکھیں کھلیں اور اسکو ماننا پڑا کہ رسول اللہ کے پہلے نبی آسکتے ہیں اور یہ خاتم النبیین کے برخلاف نہیں ہیں اور پھر وھو یدعی الی الاسلام کو کھولکر بتایا گیا اور سارے نشانات سورہ صف کے حضرت مسیح موعود پر چسپان کر کے دکھائے گئے اور ان کو یہ بھی بتایا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام محمدؐ ہے اور صفاتی نام بہت ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محمد ذاتی نام ہونیکے قریباً دس دلائل دیئے گئے اور نسخ کے وقت بولتے ہوئے میں نے ایک فقرہ یہ بھی کہا تھا کہ بھائیو! میں تو سارے قرآن شریف کو سونا مانتا ہوں۔ میاں یوسف بہت سے حصہ کو سونا اور باقی کو پیتل یا جھوٹا سونا قرار دے رہے ہیں وہ توریت والا مثال ڈھونڈتا رہا قرآن سے اور میں احمد پر تقریر کرتا رہا ضمیر الی اور الیہ کے لئے میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھوا کر یوسف سے اقرار کروایا اسکی طرف (اللہ کی طرف) جانے سے مراد موت ہے۔ پھر ہم دونوں احمدی ایک ہی بڑی موٹر کار میں بیٹھکر روز ہل آئے اور وہاں شام کی نماز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مبلغ کی عزت افزائی

مسجد میں ادا کی ۱۷ دسمبر کو بھی پھر وہاں دعوت ہے ۱۴ دسمبر کو جناب گورنر صاحب بہادر نے گورنمنٹ ہاؤس پر اپنے دربار میں مجھکو اور سکرٹری انجمن احمدیہ ماریشس نور احمد ایڈیم تین احمدیوں کو مدعو کیا۔ جہانکہ ہمنے ہز ایکسلنسی کے ساتھ مصافحہ کیا اور خیر و عافیت ایک دوسرے سے دریافت کی۔

مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

۳۰ دسمبر کو مسجد روزہل میں صرف احمدیوں کا جلسہ ہوا اور تمام بھائیوں کو البشریٰ سے اسلام کے روحانی مستقبل کی پیشگوئی احمدیت کا آفاق عالم میں پھیلنا آریہ دھرم کا زوال کیونکہ وہ زمین کی باتیں بتلاتا ہے نہ کہ آسمان کی منتظرین عیسےٰ ناصری کا تیسری صدی کے بعد مایوس ہو کر اس عقیدہ سے دست بردار ہونا اور صرف احمدیت ہی کا عزت کے ساتھ یاد کیا جانا مصلح موعود کی پیشگوئی جو کہ ۱۸۸۶ء میں الہامات اردو میں تھے سب سنائے گئے۔ اور وہ دل میں دھنستے گئے کیونکہ وہ انکی صداقت اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے اس کے بعد انجمن احمدیہ ماریشس کے نظم و نسق کی طرف احباب کی توجہ مبذول کی گئی اور ان کو بتایا گیا کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے اس انجمن کی بنیاد ڈالی اور پھر اس کے قواعد سنائے گئے اور حضرت فضل عمر کی ششماہی فارم کے مضمون سے احباب کو واقف کیا گیا احباب نے اسمیں گہری دلچسپی لی۔ اور انجمن کے عہدیدار تو پہلے سے مقرر تھے اور کچھ اور ایزاد کئے گئے۔ پریذیڈنٹ غلام محمد۔ جنرل سکرٹری مستری انور محمد نور وبا۔ سکرٹری (اردو) مولوی سبحان محمد رجب علی مدرس مدرسہ احمدیہ روزہل۔ محاسب۔ محمد عظیم سلطان غوث۔ امین عبدالمناف حبیب ناظر مسٹر باقر علی بہادر۔ ۱۵ دسمبر کے جمعہ میں چودھری حبیب فی اللہ اخی المکرم مولا بخش صاحب سیالکوٹ کا جنازہ بمعہ دیگر جنازوں کے غائبانہ نماز جمعہ فریضہ کے بعد ادا کیا گیا۔ جمعہ کے بعد مبلغ کے مکان پر تمام احباب کو مدعو کیا گیا۔

جماعت سیلون سے ہمدردی

اور ایک غیر معمولی اجلاس انجمن احمدیہ ماریشس منعقد ہوا اور سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کی چٹھی احباب کو سنائی گئی اور ان کو جماعت احمدیہ سیلون کے حال سے مفصل خبر دیگئی تمام نے بالاتفاق تاسف کا اظہار کیا کہ غیر احمدی ملانوں نے کیسے جماعت احمدیہ سیلون کو تکلیف دی اور انکے واعظ اور امام صلوٰۃ کو آنے سے روک دیا۔ اور افسروں کو غلط خبریں دے کر دھوکہ سے اپنا کام کیا اور سب مجلس نے باتفاق تمام ریزولیوشن پاس کیا جس کی نقل علیحدہ بھیجی جائے گی کہ حضور گورنر بہادر سیلون سے درخواست کی جاوے کہ حضور اپنے حکم پر پھر غور فرما کر دنیا کے تمام احمدیوں کے مشکور بنیں اور آزادی مذہب جو کہ نعمت عظمیٰ ہے اور برطانیہ عظمیٰ کے زیر سایہ ہر مذہب اور ہر فرقہ کو کامل طور پر حاصل ہے۔ مظلوم جماعت احمدیہ سیلون کو بھی پورے طور عطا فرمائی جاوے اور ان کے مبلغوں کو سیلون میں آنے کی اجازت دی جائے اور احمدیہ جماعت کو اپنی حفاظت میں لیا جاوے۔

پھر انجمن احمدیہ نے باتفاق تمام حاضرین احباب احمدیہ چار صیغے اپنے ماتحت قائم کئے اور چاروں کے لئے علیحدہ علیحدہ ماہوار چندہ دینے کا وعدہ کیا (۱) چندہ سلسلہ احمدیہ (۲) چندہ مدرسہ احمدیہ روزہل (۳) چندہ مبلغ برائے ماریشس حاجی تصدق حسین صاحب اسکے لئے جماعت نے تجویز کیا ہے ان سے پوچھنے کے بعد ان کو مقرر کیا جاویگا اور وہ تمام وہاں میں گھوم کر احمدیت کا پرچار کرینگے وہ پہلے بھی یہ بات چاہتے تھے مگر بغیر اپنی احمدیت کا اعلان کئے انجمن کا یہ ارادہ ہے کہ کہلم کہلا وہ سب کے سامنے احمدیت کا اقرار کریں تب انجمن انکو سفری واعظ مقرر کرتی ہے حضور دعا کریں کہ اسکو طاقت اور ہمت ملے خوب بولنے والا شخص ہے۔

والسلام

(صوفی غلام محمد بی اے)

(بقیہ صفحہ ۲)

جوان قید کئے ہیں فرانس نے (۷۷۵۰۰) جرمن سپاہی پکڑے جنمیں (۲۶۶۶۰) بروز وان ہیں اور (۵۱۸۴۰) سوم کے ہیں انگریزوں نے ساڑھے چالیس ہزار جرمن جوان قید کئے ہیں روسیوں نے چار لاکھ جرمن آسٹریائی۔ بلغاری و ترک گرفتار کئے ہیں اور بلقان کی فوج نے (۱۱۷۰۰) جوان غنیم کے لشکر سے پکڑے جتنے اتحادیوں نے غنیم کے آدمی گرفتار کئے ہیں۔ اور اس سے کچھ زیادہ مجروح و مقتول اور بیمار وغیرہ ہیں۔ ریپورٹ کے تخمینہ کے رو سے غنیم کا فرانس میں دس لاکھ آدمیوں کا نقصان ہوا بحری معرکوں میں اتحادیوں کی کامیابی رہی اور جرمنوں نے بار بار رک اٹھائی البتہ تجارتی جہاز غرق کرنیمیں جرمن آبدوزوں کو کامیابی ہوئی ہوائی معرکوں میں بھی غنیم نے شکست کھائی ۱۹۱۶ء میں کل (۷۵۰) معرکے ہوئے یا یوں کہو کہ غنیم پر ہوائی گولے گرائے گئے (۲۵۰) فرانسیسی (۱۸۰) انگریز سلونیکہ کی سپاہ نے (۱۷۴) فرانسیسیوں نے جرمنوں کے (۴۵۰) ہوائی جہاز اور (۴۰) بیلوں اور انگریزوں نے (۲۸۰) ہوائی جہاز اور ۲۷ بیلوں برباد کئے)

پیام پارٹی کا ردّ

خلافت محمودہ مصلح موعود یہ کتاب لاجواب مولوی محمد علی صاحب امیر المنکرین کے رسالہ "مصلح موعود" کے جواب میں خاکسار ایڈیٹر فاروق نے شائع کی ہے اس کتاب میں خلافت ثانیہ کا ثبوت اور حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح کے مصلح موعود ہونے کا دلیل مکمل مفصل اثبات ہے اور امیر غیر مبایعین کے اعتراض بیہودہ کا بینظیر ردّ ہے پہلے حصہ میں مصلح موعود کے متعلق پیامی اعتراضات کا جواب اور دوسرے حصہ میں خلافت محمودہ کا ثبوت اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود کے تمام اشتہارات و عبارات کو یکجا کر دیا ہے جن میں مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی اور تذکرہ تھا یہ ایک جامع رسالہ اس بحث میں ہے چند کاپیاں باقی ہیں قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ۸ر ہے۔

پیام پارٹی کا ارتداد اراکین پیام پارٹی کے ارتداد از احمدیت کا ثبوت انکی اپنی تحریروں سے دیا گیا ہے صرف ۳۲ نسخے باقی ہیں ۱ر کا ٹکٹ بھیجکر طلب کر لیں۔

قیمت فی نسخہ ۱ر "مینیجر فاروق"